"Wall Street Journal" کی جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

امریکہ میں شائع ہونے والے سب سے بڑے اخبار "Wall Street Journal" کی جرنلسٹ Tamara Audi بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے پہنچ چکی تھیں۔ سوا دس بجے یہ دوسرا انٹرویو شروع ہوا۔

۞...... جرنلسٹ نے **پہلا سوال یہ کیا کہ کیلیفورنیا آپ کو کیسا لگا؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ جگہ جہاں میں رہ رہا ہوں اور جو حصہ میں نے دیکھا ہے وہ اچھا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ''لاس اینجلیز'' کا یہ میرا پہلا وزٹ ہے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں پر کیا کرنا چاہتے ہیں اور کس مقصد کے لئے آئے ہیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں ہماری کمیونٹی ہے اور ہمارے بہت سے افراد اپنے وسائل کے لحاظ سے لندن یا ایسٹ کوسٹ تک نہیں جاسکتے۔ مَیں عام طور پر یہاں اپنے افراد جماعت سے ملنا چاہتا ہوں اور میرا آنے کا مقصد اپنے افراد جماعت سے ملنا اور ان کے مسائل معلوم کرنا اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کوشش کرنا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے۔

۞...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ **آپ اس وقت کیلیفورنیا کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا آپ کی کمیونٹی بڑھ رہی ہے یا کوئی مخصوص مسائل سے دوچار ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تمام دنیا ہماری ہے۔ کچھ دنوں میں ہم وینکوور (Vancouver) کینیڈا میں پہلی مسجد کا افتتاح کریں گے۔ میں وہاں کچھ دنوں میں جا رہا ہوں تو میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں لاس اینجلیز سے ہوتا ہوا Vancouver جاؤں اور یہاں اپنے ممبرز سے ملوں۔

۞...... **جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ کو اپنے ممبران سے مل کر کیا معلوم ہوا، ان کو کن مسائل کا سامنا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: متفرق ذاتی مسائل ہیں جو مَیں یہاں بیان نہیں کر سکتا۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کوئی خاص رجحان یا کوئی خاص موضوع؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: جہاں تک ان کے دینی رجحانات کا تعلق ہے مَیں فیملیوں سے ملتا ہوں۔ ان سے باتیں کرتا ہوں۔ بچوں کے چہرے دیکھتا ہوں۔ ان کی باتوں اور چہروں سے اندازہ لگاتا ہوں کہ کن مضامین پر اہمیت کی ضرورت ہے تو میں ان مضامین کو اپنے خطابات میں موضوع بناتا ہوں۔

۞...... **جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ آجکل سوسائٹی میں ایک بڑا مسئلہ نوجوان تارکین وطن کا ہے۔ یہ نوجوان** اس سوسائٹی میں ضم نہیں ہو پاتے۔ یہی صورتحال بوسٹن **(Boston) میں پیش آئی۔**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہ تارکین وطن جو مسلمان ممالک سے آتے ہیں یہاں آکر بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن آپ اس قسم کا نقشہ احمدیوں میں نہیں پائیں گے۔

۞...... **اس سوال پر کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ احمدی یہاں اس لئے آتے ہیں کہ ان کو اپنے ممالک میں حقوق نہیں ملتے اور ان کو اذیّت دی جاتی ہے اور جب وہ یہاں آتے ہیں تو ان کو یہاں شہریت کے حقوق دیئے جاتے ہیں۔ مَیں ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بحیثیت شہری یہاں کی شہریت کے تقاضے پورے کریں۔

سوسائٹی میں انضمام کا کیا مطلب ہے۔ انضمام سے مراد یہاں آکر شراب پینا یا حرام چیزوں کا استعمال وغیرہ اسلام کے خلاف ہیں لیکن شہریت کے تقاضے یہ ہیں کہ ایک شہری اپنے ملک میں قانون کا پاسبان ہو۔ اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کرے اور وہ اپنے ملک کا وفادار ہو اور معاشرہ کا حصّہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے جرمنی میں اس موضوع پر وہاں ملٹری ہیڈ کوارٹر میں ایڈریس کیا تھا کہ اگر اس ملک میں آنے والے مسلمان افراد ملک کی آرمی میں ہیں تو جنگ کی صورت میں خواہ وہ کسی مسلمان فوج کے ساتھ ہو رہی ہو، یہ لوگ اپنے ملک کی وفاداری دکھاتے ہوئے اور ان کی فوج کا حصہ ہوتے ہوئے اس جنگ میں حصہ لیں گے۔ پس جو باہر سے آکر یہاں کی شہریت حاصل کرتے ہیں تو ایک شہری کے لئے ضروری ہے کہ ملک کو اپنی سروس مہیّا کرے، خدمت کرے اور ملک کی ترقی کے لئے کام کرے۔

حضور انور نے شریعہ لاء (Sharia Law) کے حوالہ سے فرمایا: جب یہاں Democracy ہے اور لوگوں کو ان کے حقوق مل رہے ہیں تو پھر شریعہ لاء (Sharia Law) کا نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ اس قانون کی کیا ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تمام احمدی قانون کے پابند ہیں اور ملکی قوانین کا احترام کرتے ہیں اور میرے نظریہ کے مطابق یہ معاشرہ میں انضمام ہے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ لوگ کیوں انضمام نہیں کرتے۔ آپ کا کیا نظریہ ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: کہ اس بات کا آپ کو علم ہوگا یا قانون نافذ کرنے والوں کو علم ہو گا۔ مجھے صرف احمدی افراد سے تعلق ہے۔ احمدی افراد کے لحاظ سے ہم یہ قدم اٹھاتے ہیں کہ اگر کوئی احمدی دوسرے شہریوں کا حق ادا نہیں کرتا تو ہم اس کو سزا دیتے ہیں اور اس کا اخراج کر دیتے ہیں۔

۞...... جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا احمدیوں کے لئے دنیا **میں پرسی کیوشن (Persecution) بڑھ رہی ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کے بعض حصّوں میں یہ پرسی کیوشن بڑھ رہی ہے مثلاً پاکستان ہے کیونکہ وہاں کوئی باقاعدہ حکومت نہیں ہے۔ دوسرے جہاں بھی مُلّاں طاقتور ہے وہاں پولیس بے یارومددگار ہے۔ پاکستان میں جماعت پر مظالم اس لئے بھی بڑھ رہے ہیں کہ انہوں نے ہمارے خلاف قانون نافذ کیا ہوا ہے۔ انڈونیشیا میں بھی ہماری مخالفت بہت زیادہ ہے۔ وہاں بھی کوئی اس قسم کا قانون پاس کیا جارہا ہے۔ بعض غیر مسلم ممالک میں بھی مخالفت ہے مثلاً انڈیا میں ہے۔ لیکن ان ملکوں کے قوانین ان کو روک دیتے ہیں۔

۞...... حضور انور نے **ایک سوال کے جواب میں فرمایا:** لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم مُلّاں کا ساتھ دیں گے تو ہم جیت جائیں گے، مُلّاں کے پاس پاور (power) ہے۔ حالانکہ یہ سوچ غلط ہے۔ مُلّاں کے پاس کوئی پاور نہیں ہے۔ وہ تو خود سیاسی لیڈرز کے بل بوتے پر شور کرتے ہیں۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ یہاں امریکہ کے سیاسی لیڈروں سے ملیں گے؟ آپ ان سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ کا ایجنڈا (Agenda) کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں ان سے اپنے لئے کچھ نہیں چاہتا اور نہ اپنی کمیونٹی کے لئے کچھ چاہتا ہوں۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ مَیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایسے پروگرام بنائیں اور ایسے اقدام کریں جس سے امن عالم قائم ہو اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم سے بچایا جا سکے۔ اس وقت جو سیاسی حالات ہیں اگر کنٹرول نہ کئے گئے تو تیسری جنگ عظیم شروع ہو سکتی ہے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مَیں نے آپ کی تقاریر سنی ہیں جہاں آپ نے اسلام کی تعلیمات بیان کر کے لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ امن کیسے قائم ہو۔ اس** سلسلہ میں ایک اہم مسئلہ Drone Attack کا ہے۔ **آپ کا کیا ردِّ عمل ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر ڈرون حملوں کے ذریعہ معصوم لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے تو یقیناً اس ریجن میں آپ اپنی مخالفت بڑھا رہے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ کے دوران معصوم لوگوں کو نہ مارا جائے۔ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ لیکن یہاں ڈرون حملوں میں یہ سب معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں اور مغربی ممالک اپنے ان حملوں کے ذریعہ ان لوگوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے مغربی ممالک کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔

۞...... **اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ اس کے خلاف ان لیڈروں کے ساتھ آواز اٹھائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا:** میں تو اپنی تقاریر میں، اپنے ایڈریسز میں بڑی دیر سے ان کو توجہ دلا رہا ہوں اور امن کے قیام کی نصیحت کر رہا ہوں اور وہ طریق اور راستے بتا رہا ہوں جن کو اختیار کر کے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اس سیاسی گفتگو اور پروگراموں سے ہٹ کر یہاں کی سیر بھی کرنا چاہتے ہیں؟ Beach وغیرہ دیکھنا چاہتے ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: مَیں Country Side دیکھنے میں دلچسپی لیتا ہوں اور Farmland دیکھنا پسند ہے۔

۞...... **اس سوال پر کہ ایسا کیوں ہے؟ حضور انور نے فرمایا:** میں ایک Farmer ہوں اور میرا پاکستان میں ایک فارم بھی ہے۔ Agricultur Farm ہے۔ فصلوں کی پیداوار ہوتی ہے۔

یہ انٹرویو دس بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔